محرّماتِ شرعیہ اور جدید سائنس

قاری محمد حنیف جالندھری
مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان
ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

برائے ''پشاور فقہی سیمینار'' (منعقدہ ۱۱،۱۲/دسمبر ۲۰۰۴ء)
زیرِ اہتمام جامعہ المرکز الاسلامی (پاکستان)

نمبر شمار: ذیلی عنوانات

۱: وضو اور جدید سائنس
۲: حرمت شراب اور جدید سائنس
۳: خنزیر اور جدید سائنس

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم.....بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم0.

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ.(حٰم السجدہ: ۵۳)

''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاقِ عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی، یہاں تک کہ اُن پر کھل جائے کہ حق یہی ہے۔''

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم سب کا یہ ایمان ہے۔ کہ قرآن مجید ایک ایسی کتابِ ہدایت ہے۔ جس کے بعد آسمانی وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، اب قیامت تک نسلِ انسانی کی ہدایت اور دنیا و آخرت کو ماننے اور اس پر عمل کرنے پر موقوف ہے۔ قرآن کریم اصلاً کتابِ ہدایت ہے۔ اور اس کا موضوع ''فوز سعادة الدارین'' یعنی دُنیا و آخرۃ کی کامیابی کا حصول ہے۔ تاہم قرآن کریم ماوراء الطبیعیات حقائق بیان کرتے ہوئے انسانوں کو سائنسی حقائق و مشاہدات کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔ تا کہ وہ قرآنی تعلیمات پر علی وجہ البصیرۃ ایمان لا سکیں۔ موجودہ سائنس جوں جوں ترقی کرتی جا رہی ہے۔ قرآنِ کریم کے بیان کردہ حقائق مزید پختہ اور راسخ ہو کر انسانیت کے سامنے آ رہے ہیں۔ قرآن کریم نے جن اعمال و افعال کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کی صدہا حکمتوں اور مصلحتوں کو سائنس نے بیان کر دیا ہے۔ اور جن اشیاء کو محرّمات و مکروہات قرار دے کر ان سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ ان کی بے شمار مضرتوں اور نقصانات کو جدید سائنس سامنے لے آئی ہے۔ قرانِ کریم کے بیان کردہ بعض احکامات کے منافع اور محرّمات کے نقصانات کی چند مثالیں اہلِ اسلام کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گی۔

۱۔ وضو اور جدید سائنس:

قرآن کریم کی سورۃ مائدہ میں جسمانی طہارت (وضو) کا طریقہ اور حکم بیان کیا گیا ہے۔ جدید طبی تحقیق کے مطابق وضو کے تین اہم فوائد ہیں جن کا ہماری صحت سے بہت گہرا تعلق ہے۔

(الف) خون کے شریانوں پر وضو کے اثرات: خون کے شریانوں کے عمل کا تعلق ہماری زندگی سے ہے۔ ان شریانوں کے سخت، غیر لچکدار اور سکڑنے سے انسان بلڈ پریشر اور فالج سمیت بہت سی پیچیدہ بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ خون کی نالیوں کے سکڑنے کا عمل اچانک نہیں ہوتا بلکہ ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ یہ عمل کم رفتار ہو کر وقت کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتا ہے۔ خون کی ان نالیوں کو متبادل طریقے سے پھیلنے اور سکڑنے سے بچانے کے لئے ورزش کی ضرورت ہے۔ یہ ورزش پانی مہیا کرتا ہے۔ پانی جو درجہ حرارت کا اتار چڑھاؤ پیدا کرتا ہے۔ گرم پانی خون کی ان نالیوں کو جو دِل سے فاصلہ پر ہوتی ہیں۔ کھول کر لچک اور طاقت مہیا کرتا ہے۔ اس طرح سرد پانی انہیں سکڑنے کے عمل سے گزارتا ہے، اس طرح ورزش کا یہ عمل ان غذائی چیزوں کو جو نسوں میں خون کی سست گردش کی وجہ سے جم جاتی ہیں۔ دوبارہ خون کی گردش میں شامل کر دیتا ہے۔ وضو کی برکات سب سے زیادہ اس شخص کی صحت پر نظر آتی ہیں۔ جو بچپن سے اس کا عادی رہا ہو۔

(ب) خون سے گردش کرتے ہوئے سرخ خلیوں کے ساتھ سفید خلیے بھی ہوتے ہیں۔ سفید خلیوں کو گردش میں رکھنے والا نظام سرخ خلیوں کے نظام سے دس گناہ تیز رفتار ہے، اس کا کام مدافعت ہے۔ جدید طب نے تسلیم کیا ہے۔ کہ حدت اور ٹھنڈک اس نظام پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جسم کے حفاظتی نظام کی گردش کا سلسلہ وضو کے ذریعے متحرک ہوتا ہے۔ اور بیماریوں کے خلاف ایک ڈھال کا کام دیتا ہے۔

(ج) جسم میں سکونی برق کا ایک توازن قائم ہے۔ عمر کے ساتھ اس میں تغیر ہوتا ہے۔ جس سے چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔ جو لوگ ساری زندگی وضو کرنے کے عادی رہے ہوں۔ ان میں عدم توازن کی رفتار بہت سست ہو جاتی ہے۔ جس سے ان کے چہرے لمبی عمر تک صحت مند، خوبصورت اور چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۲۔ حرمتِ شراب اور جدید سائنس:

قرآن کریم نے خمر (شراب) کو حرام و نجس قرار دیا ہے۔ موجودہ مغربی اقوام اسے عام مشروبات کی طرح استعمال کرتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ جدید طب نے انسانی صحت پر شراب کے زہریلے اثرات کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ شراب کے مضر ترین اثرات نظام ہضم، دورانِ خون اور اعصابی نظام پر پڑتے ہیں۔ میڈیکل سائنس کے مطابق شراب کے نقصانات کا آغاز منہ سے ہوتا ہے۔ منہ کے اندر ایک خاص قسم کا زندہ ماحول فلورا (Flora) ہوتا ہے۔ جو ایک لعاب کی صورت میں ہے۔ شراب کی وجہ سے اس ماحول کی قوت بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ مسوڑھوں میں زخم اور سوجن کی شکل میں نکلتا ہے۔ چنانچہ شراب کے عادی لوگوں کے دانت بہت تیزی سے خراب اور فرسودہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد خوراک کی نالی کی باری آتی ہے۔ شراب سے اس کی حفاظتی تہہ پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ گلے اور خوراک کی نالی کے کینسر کی ایک بڑی وجہ شراب نوشی ہے۔ جدید طب کے مطابق معدے کی تمام خطرناک بیماریاں شراب نوشی کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ کثرتِ مے نوشی جگر کی مکمل بربادی کا ذریعہ ہے۔ اور شراب کی وجہ سے بعض اوقات جگر کا فعل اچانک رُک جاتا ہے۔ اس صورت میں ایک شرابی بے ہوشی ہی کی حالت میں مر جاتا ہے۔ جگر کے سلسلے میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس پر شراب کے نقصان دہ اثرات کا ثبوت نہ ملتا ہو۔

(ب) شراب پینے سے خون لے جانے والی نسیں سخت ہوجاتی ہیں۔جس سے فشارِ خون یعنی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی شراب کی وجہ سے دِل میں چربی کے ذرات جمع ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔یہ ثابت ہوچکا ہے۔کہ عادی شرابی یاتو جگر کے فعل میں خلل کی وجہ سے یا ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے اپنے خاتمے کو پہنچتے ہیں۔وہ شخص جو دِل کے عارضہ میں مبتلا ہو اس کے لئے شراب کا ایک قطرہ لینا بھی ایسا ہے۔جیسے اسے زندگی کی پروانہ رہی ہو۔

(ج) شراب عصبی خلیوں کی باریک جھلی میں داخل ہوجاتی ہے۔اور اعصابی نظام کو روز بروز نقصان پہنچاتی رہتی ہے۔جس سے کئی قسم کی ذہنی اور اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔بالخصوص شرابی ماں باپ کے بچے موارثی طور پر دماغی یا قلبی صدمے کا شکار ہوجاتے ہیں۔

(د) شراب کی وجہ سے انسانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کے جذبات ختم ہوجاتے ہیں۔شراب کے ان نقصانات کی وجہ سے مغربی معاشرات دانوں نے بارہا اپنی حکومتوں کی توجہ اس جانب مبذول کروائی ہے۔کہ اگر شراب کا استعمال اسی طرح بڑھتا رہا تو ان مُلکوں میں قومی جذبہ بالکل ختم ہوجائے گا۔

۳۔خنزیر اور جدید سائنس:

قرآن کریم نے خنزیر کو نجس العین قرار دیا ہے۔سائنس دانوں نے قرآن کریم میں سور کے گوشت کی ممانعت پر تحقیق کی تو وہ حیرت زدہ رہ گئے۔کہ قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس کی حرمت کو اتنی شدت سے انہی مضرتوں کی وجہ سے بیان کیا ہے۔ مشہور جرمن سائنسدان ہائزک نے سور کے گوشت میں ایک عجیب قسم کی زہریلی پروٹین سٹوکسن کی نشاندہی کی ہے۔جو ''الرجی'' اور دَمہ کو پیدا کرتی ہے۔خنزیر کے گوشت میں گندھک (سلفر) ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے جوڑوں کی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ایک اور پریشان کن بیماری جو سور کے گوشت سے پیدا ہوتی ہے۔اسے شیپ وائرس کہتے ہیں، یہ وائرس انسانی پھپھڑوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔سور کھانے والے سب سے مہلک جس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔وہ چنونے یا کیڑوں والی بیماری ہوتی ہے۔جسے ٹرا کینا کہا جاتا ہے۔اس جانور کے گردوں کی سخت چربی کے باعث آنتوں میں خاص قسم کے طفیلی کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔جو انسانی زندگی کے لئے انتہائی خطرناک، مہلک اور جان لیوا ہیں۔

قرآن کریم جب سور کے گوشت کو حرام قرار دیتا ہے۔تو وہ بلاوجہ اس پر نکتہ چینی نہیں کررہا بلکہ یہ فرمان ایک طرح سے انسانی صحت کے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔حیران کن بات یہ ہے۔کہ سور کے گوشت کے ان نقصانات کا وسیع طور پر علم ہوجانے کے باوجود اس کو متواتر کھایا جارہا ہے۔اس میں کچھ معاشی عوامل کو بھی دخل ہے۔مگر بہت جلد یہ چیز انسانی صحت کے لئے ایک خطرناک مسئلہ بن جائے گی۔ان دو تین مثالوں سے آپ حضرات اندازہ فرماسکتے ہیں۔کہ قرآن کریم کی آیات نے جدید سائنس کے مختلف پہلوں پر کس جامعیت سے روشنی ڈالی ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین.